41731 ۔ جمعہ کے روز بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی حرمت

سوال

گزارش ہے کہ جمعہ کے روزہ لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کا حکم بیان کریں، آیا یہ حلال ہے یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ابو داود اور ابن ماجہ میں عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ايك شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" بیٹھ جاؤ آپ نے یقینا تکلیف سے دوچار کیا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1118) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1115)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس حدیث میں نماز جمعہ کے لیے بیٹھے ہوئے اشخاص کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت بیان ہوئی ہے.

اس کے حکم میں علماء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

ایسا کرنا مکروہ ہے، اسے ابن منذر نے جمہور علماء کرام سے نقل کیا ہے، اور ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اکثر علماء کرام کے ہاں یہ کراہت تنزیہی ہے، شافعیہ کے ہاں یہی مشہور ہے، اور حنابلہ کی ايك روایت.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 392) کشاف القناع (2 / 44) المجموع (4 / 466).

امام مالك اور اوزاعی رحمہما اللہ نے اس میں قید یہ لگائی ہے کہ: جب امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو یہ مکروہ ہے.

مدونہ میں ہے: امام مالك رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ: جب امام نکل کر منبر آ جائے تو گردنیں پھلانگنا مکروہ ہے، جو بھی اس وقت گردن پھلانگے گا وہ اس حدیث کے تحت آئے گا، لیکن جو شخص امام سے پہلے آئے اور نمازیوں کے مابین جگہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہ اس میں نرمی کرے" انتہی

دیکھیں: المدونۃ (1 / 159).

دوسرا قول:

مطلقا گردنیں پھلانگنا حرام ہے چاہے جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور، اس کی دلیل عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایك شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" بیٹھ جاؤ تم نے بہت اذیت دی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1118) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1115) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی کہتے ہیں:

" اہل علم کے ہاں اس پر عمل ہے، انہوں نے جمعہ کے روز لوگوں کی گردن پھلانگنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اور اس میں بہت شدت کی ہے" انتہی

محققین میں سے ایك جماعت مثلا ابن منذر، ابن عبد البر، امام نووی، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ نے اسے راجح کہا ہے، جیسا کہ اختیارات الفقہیۃ (81) میں ہے، اور معاصرین میں سے الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے.

تحریم والے قول کی تعلیل کرتے ہوئے ابن منذر کہتے ہیں:

کیونکہ تھوڑی اور زیادہ اذیت دینا حرام ہے، اور یہ بھی اذیت ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردنیں پھلانگنے والے شخص کو دیکھ کر فرمایا:

" بیٹھ جاؤ یقینا تم نے اذیت سے دوچار کیا "

دیکھیں: المجموع (4 / 467).

اور " التمهيد " ميں ابن عبد البر كہتے ہيں:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا جمعہ كے روز لوگوں كى گردنيں پھلانگنے والے كو" تو نےاذيت سے دوچا كيا" كہ كر يہ بيان كيا ہے گردن پھلانگنا اذيت ہے، اور كسى بھى حال ميں مسلمان كو اذيت دينا حرام ہے، چاہے جمعہ ہو يا بغير جمعہ كے.

ديكھيں: التمهيد (1 / 316).

امام نووى رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" مختار مسلك يہى ہے كہ احاديث كى بنا پر گردنيں پھلانگنا حرام ہے"

ديكھيں: روضة الطالبين (11 / 224).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے:

" خطبہ وغيرہ كى حالت ميں گردنيں پھلانگنا حرام ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے لوگوں كى گردنيں پھلانگنے والے كو فرمايا تھا:

" بيٹھ جاؤ تم نے يقينا اذيت سے دوچار كيا "

اور دوران خطبہ تو اس كى اور بھى زيادہ تاكيد ہو جاتى ہے؛ كيونكہ اس ميں لوگوں كو اذيت ہوتى ہے، اور خطبہ سننے ميں دخل اندازى كا باعث ہے چاہے كسى خالى جگہ كے ليے ہى گردنيں پھلانگى جائيں؛ كيونكہ اذيت كى علت موجود ہے" انتہى

ديكھيں: فتاوى و رسائل الشيخ ابن عثيمين (16 / 147).

واللہ اعلم .